www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

الکتاب والحکمة

تفسیری مباحث کے سلسلہ میں

از حافظ ثناء اللہ مدنی لاہور

امام ابنِ جریرؒ

اور

تفسیر جامع البیان

نام و نسب :

امام ابنِ جریرؒ کا مکمل نام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب طبری ہے ۔

جائے پیدائش :

آپ ۲۲۴ھ کو آمل طبرستان میں پیدا ہوئے ۔ بارہ سال کی عمر میں علوم و فنون کے حصول کی خاطر مختلف ممالک اور اقالیم کے اکناف و اطراف میں گھوم پھر کر مصر، شام اور عراق وغیرہ میں وقت کے اساطینِ علم اور کبار شیوخ کی مجالس سے بھرپور استفادہ کیا ۔ بعد میں مستقل طور پر بغداد میں رہائش پذیر ہوئے ۔ حتیٰ کہ ۳۱۰ھ میں اس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کو سدھارے ۔

علمی مقام :

امام ابنِ جریرؒ کا شمار ائمۂ اعلام میں سے ہوتا ہے ۔ علم و فضل میں رسوخ اور شہرہ کی بناء پر اُن کی آراء اور اقوال کو قابلِ اعتماد سمجھا جاتا ہے ۔ تھوڑی ہی مدت میں اتنے کثیر علوم جمع کر لئے کہ ہم عصروں میں سے کوئی بھی اُن کا ہم پلّہ نہ تھا ۔ کتاب اللہ کے حافظ و ماہر ، قرآنِ مجید میں بصیرت رکھنے والے ، معانی سے واقف ، احکامِ قرآن میں فقیہ ، سنن کے طرق اور صحیح و سقیم اور ناسخ و منسوخ کے عالم ، صحابہؓ ، تابعینؒ اور اُن کے بعد والے لوگوں کے مختلف اقوال سے واقف ، حلال اور حرام کے مسائل سے آگاہی ، وقائع و حوادث کے بارے میں کامل معلومات رکھنے والے تھے ۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ابنِ سریجؒ کا بیان ہے :

"ابنِ جریرؒ فقیہہ اور بہت سے علوم مثلاً علم القرآت، تفسیر، حدیث، تاریخ وغیرہ میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ بہترین قسم کی تصانیف بھی چھوڑیں جو رہتی دنیا تک اُمتِ مسلمہ کے لئے جہالت کی تاریکیوں میں روشنی کا منار ثابت ہوں گی۔ ان میں سے زیادہ معروف تصنیفات درج ذیل ہیں :

مصنّفات :

۱۔ جامع البیان۔
۲۔ کتاب التاریخ المعروف "بتاریخ الأمم" یہ کتاب امہات المراجع میں سے ہے۔
۳۔ کتاب القرآت والعدد والتنزیل۔
۴۔ کتاب اختلاف العلماء۔
۵۔ تاریخ الرجال من الصحابۃ والتابعین۔
۶۔ کتاب احکام شرائع الاسلام
۷۔ کتاب التبصر فی اصول الدین۔

اِن کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ جن سے ان کی علمی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اِس وقت ان کی صرف پہلی دو کتابیں متداول ہیں۔

امام طبریؒ کو تفسیر اور تاریخ کے ابواب میں باپ کی حیثیت حاصل ہے۔

مشہور مؤرخ ابنِ خلکان کا بیان ہے :

"وہ ائمۂ مجتہدین میں سے تھے اور کسی کے مقلد نہ تھے، ان کا مستقل مذہب تھا۔ اُن کے پیروکاروں کو جریری کہا جاتا تھا۔ لیکن زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ پیروکاروں میں کمی آتی گئی، اور مذہب ختم ہو کر رہ گیا۔

تفسیر ابنِ جریرؒ !

تفسیر ابنِ جریرؒ کا شمار معتبر اور مشہور ترین تفاسیر میں ہوتا ہے۔ جن علماء نے تفسیر ماثور کا اہتمام والتزام کیا ہے، اُن کے لئے یہ کتاب اساسی نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتی ہے، اور ساتھ ہی عقلی تفسیر کو بھی خاصی اہمیت دی ہے۔ استنباط، اقوال کی توجیہ و ترجیح اور آزادانہ بحث کا تعلق عقلی و نقلی تفسیر سے ہے۔

تفسیر ابن جریرؒ کی مدح و ثنا کے بارے مشرق و مغرب کے علماء کے اقوال کا احاطہ کریں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

و بحث و تحیص کے بعد یہی بات متفقہ طور پر سامنے آتی ہے کہ تفسیر ہذا ایک اہم مرجع ہے جس سے کوئی طالبِ تفسیر مستغنی نہیں ہو سکتا۔ علامہ سیوطیؒ کا بیان ہے:

"تفسیر ابن جریرؒ اَجَلُّ التَّفَاسِیْرِ وَاَعْظَمُهَا فَاِنَّهٗ یَتَعَرَّضُ لِتَوْجِیْهِ الْاَقْوَالِ وَتَرْجِیْحِ بَعْضِهَا عَلٰی بَعْضٍ وَالْاِعْرَابِ وَالْاِسْتِنْبَاطِ وَیَفُوْقُ بِذٰلِكَ عَلٰی تَفَاسِیْرِ الْاَقْدَمِیْنَ" (الاتقان)۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں:

"پوری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ابنِ جریرؒ جیسی تفسیر آج تک معرضِ وجود میں نہیں آئی"

ابو حامد الاسفرائینی کا کہنا ہے۔ اگر کوئی شخص تفسیر ابن جریرؒ کے حصول کے لئے چین کا سفر اختیار کرے تو یہ بھی کم ہے"

(معجم الأدباء ج ۱۸ صفحہ ۴۲)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ رقمطراز ہیں:

"بہر حال وہ تفاسیر جو لوگوں میں متداول ہیں ان میں سے صحیح ترین تفسیر محمد بن جریر طبریؒ کی ہے۔ اس میں ان کا انداز یہ ہے کہ سلفؒ کے اقوال ثابت شدہ سندوں سے نقل کرتے ہیں، اور اس میں بدعت کا بھی شائبہ تک نہیں نیز متہم بالکذب رواۃ، جیسے مقاتل اور کلبی وغیرہ سے کوئی شئی نقل نہیں کرتے"

(فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۲)

حافظ ابنِ حجرؒ لسان المیزان میں فرماتے ہیں:

"ابنِ خزیمہؒ نے ابنِ خالویہؒ سے تفسیر ابن جریر مستعار لی کئی سال بعد واپس کی تو فرمایا نَظَرْتُ فِیْهِ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰی آخِرِهٖ فَمَا اَعْلَمُ عَلٰی اَدِیْمِ الْاَرْضِ اَعْلَمَ مِنِ ابْنِ جَرِیْرٍ۔ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ روئے زمین پر ابنِ جریرؒ سے بڑا کوئی عالم ہوا ہو"

حقیقت میں یہ تفسیر کافی ضخیم تھی، موجودہ کتاب اصل کا اختصار ہے۔

ابن سبکیؒ فرماتے ہیں:

"امام ابو جعفرؒ نے اپنے شاگردوں سے کہا کیا تم قرآنی تفسیر کے لئے تیار ہو؟ انھوں نے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دریافت کیا۔ اس کا کتنا اندازہ ہوگا۔ کہا تیس ہزار ورقہ۔ انھوں نے کہا اس کی تکمیل سے قبل تو ہماری عمریں ختم ہوسکتی ہیں تو انھوں نے اس کا تین ہزار اوراق میں اختصار کردیا۔ پھر کہا کیا تم تاریخ کے لئے تیار ہو جس کا آغاز آدمؑ سے اور انتہا موجودہ دور پہ ہو۔ انھوں نے کہا اس کا کتنا اندازہ ہوگا۔ آپ نے اسی طرح بیان کیا جس طرح تفسیر کے بارے میں اظہار کیا تھا۔ تو انھوں نے بھی آگے سے اسی مثل جواب دیا، تو شیخؒ نے ہمتوں کے ٹوٹ جانے (اور عزائم کی پستگی) پر اناللہ پڑھا۔ اور تاریخ کو بھی اسی طرح مختصر کردیا جس طرح تفسیر کو کیا۔"

(الطبقات الکبریٰ جلد ۲ ص۱۳۷)

اندازِ تفسیر:

قرآن مجید سے جب کسی آیت کریمہ کی تفسیر کرنی چاہتے ہیں تو کہتے ہیں: اَلْقَوْلُ فِیْ تَاوِیْلِ قَوْلِہٖ کَذَا وَ کَذَا۔ پھر آیت کی تفسیر کرتے ہیں۔ اور اس کے مطابق صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ عظام سے اسانید کے ساتھ تفسیر بالمأثور لاتے ہیں۔ جب کسی آیت میں دو یا زیادہ اقوال ہوں تو اُن کو تشریح کرتے ہیں۔ نیز ہر قول پر بطورِ استشہاد مرویاتِ صحابہؓ و تابعینؒ بیان کرتے ہیں۔ پھر مجرد روایت پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ اقوال کی توجیہ و ترجیح بیان کرتے ہیں۔ اور آیت سے ممکنہ حد تک احکام کا استنباط بھی کرتے ہیں۔

تفسیر بالرّائے کا انکار:

امام ابن جریرؒ اصحاب الرائے سے سخت اختلاف کرتے ہیں، اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ صحابہؓ و تابعینؒ سے منقول علم دوسروں کی طرف منتقل کیا جائے۔ اُن کے نزدیک صحیح تفسیر کی یہی ایک علامت ہے۔ محض لغت سے بھی تفسیر کو ناجائز تصور کرتے ہیں۔

متنوّع مسائل:

امام ابنِ جریرؒ روایات مع اسانید پورے اہتمام کے ساتھ لاتے ہیں، اور عموماً اُن کی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

صحت وسقم کے بارے خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے ان کا ذہنی نظریہ ہے جو کہ اہل فن کے ہاں مشہور و معروف ہے کہ:

مَنْ اَسْنَدَ لَكَ فَقَدْ حَمَّلَكَ لِلْبَحْثِ عَنْ رِجَالِ السَّنَدِ۔
جس نے سند بیان کر دی اس نے راویوں کے بارے میں تجھے بحث کا ذمہ دار ٹھہرا دیا۔

اس اصول کے پیش نظر اسرائیلی روایات کثرت سے بیان کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بسا اوقات غیر صحیح روایت کو جرح و تعدیل کی بناء پر رد کر دیتے ہیں۔

امام ابن جریرؒ نے اجماع کو خاصی اہمیت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

اسی طرح منقولات کے ساتھ شک و شبہ اور ترجیح اقوال کی صورت میں لغوی استعمالات پر بھی اعتماد کرتے ہیں۔ قدیم شعر کی طرف بھی حضرت ابن عباسؓ کی اتباع میں وسیع پیمانے پر رجوع کرتے ہیں۔ نیز کوفیوں اور بصریوں کے صرفی و نحوی اقوال بھی وارد کرتے ہیں۔ کبھی بصری مذہب کو قبول کرتے ہیں اور کبھی کوفیوں کے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں۔ فقہی احکام اور علماء و فقہاء کے اقوال کو راجح اقوال کے ساتھ احاطہ تحریر میں لاتے ہیں۔ جبکہ کلامی مسائل میں اہل سنت کے عقائد کو اختیار کیا ہے اور مخالفین کی خوب خبر لی ہے۔ بے فائدہ امور سے اعراض و انحراف کرتے ہیں۔ بخلاف دیگر مفسرین کی روش کے کہ وہ ہر قسم کا رطب و یابس جمع کر دیتے ہیں۔

المختصر یہ ایک جلیل امام کی عظیم قرآنی تفسیر کا مختصر سا خاکہ بطور تعارف عامۃ الناس کے استفادہ کیلئے پیش کیا ہے۔ جس کے ساتھ لگاؤ اور شغف ہر مسلمان اور طالب علم کا دینی تقاضا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں دین کی سمجھ عطاء فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

رحمانیہ

- کیسٹ لائبریری کے اجراء کا مقصد کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کی تعلیمات کو فروغ دینا ہے۔
- لائبریری کی خدمات بلا معاوضہ ہیں۔
- بطور سیکیورٹی ۲۵ روپے یا دو عدد کیسٹ جمع کروانا ہوں گے۔
- تمام احباب بوقت ضرورت اور حسب ضرورت محدود وقت کے لئے کیسٹ بھی جاری کروا سکتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ